یوحنا 9 باب–یسوع جنم کے اندھے آدمی کو بینائی عطا کرتا ہے

الف: ایک آدمی شفا پاتا ہے۔

1. (1-2 آیات) شاگرد ایک سوال پوچھتے ہیں۔

پھر اُس نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا۔ اور اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اَے ربی کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا۔ اِس شخص نے یا اِسکے ماں باپ نے؟

اَ. پھر اُس نے جاتے وقت ۔۔۔ جو جنم کا اندھا تھا: پچھلا باب اِس بات کے ساتھ ختم ہوا کہ یسوع یہودیوں کے ساتھ سوال جواب کر رہا تھا اور اُس کی کچھ باتیں اُن کے نزدیک توہینِ خُدا کے زمرے میں آتی تھیں لہذا اُنہوں نے پتھر اُٹھا کر اُسے سنگسار کرنے کی کوشش کی۔ یوحنا اُسی کہانی کو آگے جاری رکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ یسوع نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا۔

i. متن میں جس انداز اور روانی کے ساتھ یہ باتیں بیان کی گئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع نہ تو اُس شدید قسم کے ٹکراؤ سے جو اُس کا ابھی ابھی یہودیوں کے ساتھ ہوا تھا اور جس میں وہ اُس کو قتل کرنے والے تھے نہ تو پریشان تھا اور نہ ہی خوفزدہ تھا۔ "ہم اُس کو مکمل طور پر مطمئن اور بالکل ٹھنڈے مزاج میں دیکھتے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے اپنی دشمنوں اور اُن کی نفرت کی پرواہ کئے بغیر جو کرنا چاہتا ہے کرتا ہے۔" (بوئیس)

ii. ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر یسوع کے ساتھ لوگوں کا سلوک ناروا ہوتا تھا، لوگ اُس سے اپنی شدید نفرت کا بھی اظہار کرتے تھے لیکن اِن ساری باتوں کی وجہ سے یسوع کبھی پریشان نہیں ہوا تھا۔ "ہمارے خُداوند کی طبیعت میں ایک اہم چیز جس کے بارے میں ہمیں جاننے کی ضرورت ہے وہ اُس کی رُوح کی خاموشی تھی۔ وہ اُن سب لوگوں کی موجودگی میں جو اُس کی ذات کے بارے میں غلط قسم کی قیاس آرائیاں کرتے تھے، اُس کی بے عزتی کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اُسے مختلف طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش میں تھے بالکل مطمئن اور پرسکون رہتا تھا۔" (سپرجن)

iii. "اندھا شخص وہاں پر بیٹھ کر بھیک مانگ رہا تھا (یوحنا 9 باب 8 آیت)، اور ہو سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے کے لئے اپنے بارے میں اونچی آواز میں بتا رہا ہو کہ وہ پیدائشی اندھا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید شاگرد یسوع سے یہ سوال نہ پوچھتے۔" (ایلفرڈ)

ب. اَے ربی کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا۔ اِس شخص نے یا اِس کے ماں باپ نے؟ شاگردوں کے نزدیک وہ اندھا شخص ایک ایسی پہیلی جیسا تھا جسے حل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ شاگردوں کی اُس شخص کی مدد کرنے میں قطعی طور پر کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی، وہ بس اُس کی ایسی حالت اور اُس کی وجہ کے بارے میں گفت و شنید کرنا چاہ رہے تھے۔

i. اِس بات کے تھوڑی دیر بعد ہی ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع اُن سب کو ایک نیا اور انوکھا راستہ دکھاتا ہے۔ یسوع صرف الہیاتی پہیلیوں کو سلجھانے میں ہی دلچسپی نہیں رکھتا تھا بلکہ وہ حقیقت میں اُس آدمی کی مدد کرنے والا تھا۔ "ہمیں یہ چاہیے کہ محض قیاس آرائیاں نہ کریں بلکہ انجیل کی وضع کے مطابق رحم اور محبت کے کام سرانجام دیں۔ تو آیئے پھر ہم چھان بین کم کریں اور عملی خدمت زیادہ کریں، اور علم الہیات کے بڑے بڑے مسئلوں کو حل کرنا کم کرتے ہوئے بھوک سے نڈھال ہجوموں کے پاس زندگی کی روٹی لیکر جائیں۔" (سپرجن)

ii. ہم اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں پر یا جس شخص کی زندگی میں زیادہ مصیبت ہے وہ بڑا گناہگار ہے۔ شاگرد اِس بات پر اِس قدر زیادہ یقین رکھتے تھے کہ وہ خیال کر رہے تھے کہ شاید اُس شخص نے پیدا ہونے سے بھی پہلے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی وجہ سے وہ پیدائشی طور پر اندھا پیدا ہوا تھا۔ "الہٰی عذاب کے حوالے سے اگر اُن کے تصورات کو دیکھا جائے تو وہ ایوب کے دوستوں سے کچھ مختلف نہیں تھے۔" (بروس)

iii. "عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مصیبت، اور خاص طور پر ایسی مصیبت جیسے کہ پیدائشی اندھا پن ضرور کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے تھا۔ اِس حوالے سے ایک ربی بنام امی نے ایک عام اصول بیان کیا تھا کہ 'گناہ کے بغیر موت نہیں ہو سکتی اور بدکرداری کے بغیر مصیبت نہیں آسکتی۔'" (مورث)

iv. ڈوڈز کے مطابق شاگردوں کی طرف سے اِس سوال کے پوچھے جانے کی پانچ مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔

- اُس دور کے کچھ یہودیوں کا ماننا تھا کہ رُوحیں جسمانی طور پر کسی کے پیدا ہونے سے بہت پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور یہ بھی امکان ہے کہ وہ رُوحیں کوئی گناہ سرزد کریں جس کی سزا اُنہیں جسم میں ملتی ہے۔
- اُس دور کے کچھ یہودیوں کا ماننا تھا کہ لوگ کسی طرح سے نیا جنم بھی لیتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ اُس شخص نے پچھلے جنم میں گناہ کیا ہو۔
- اُس دور کے کچھ یہودیوں کا یہ بھی ماننا تھا کہ ایک بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں بھی گناہ کر سکتا ہے۔
- کچھ تو یہ بھی خیال کرتے تھے کہ یہ سزا اُس گناہ کے لئے تھی جو اُس شخص نے بعد کی زندگی میں ابھی کرنے تھے۔
- وہ اُس شخص کو دیکھ کر اتنے حیران و پریشان تھے کہ اُنہوں نے بغیر سوچے سمجھے اُس کے اندھے پن کی وجہ کے طور پر اُس شخص اور اُس کے والدین تک کو ذمہ دار ٹھہرا دیا۔

2. (3-5 آیات) یسوع اُس سوال کا جواب دیئے بغیر بات کرتا ہے۔

یسوع نے جواب دیا کہ نہ اِس نے گناہ کیا تھا نہ اِسکے ماں باپ نے بلکہ یہ اِسلئے ہوا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔ جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُسکے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔ جب تک مَیں دُنیا میں ہوں دُنیا کا نور ہوں۔

اَ. نہ اِس نے گناہ کیا تھا نہ اِسکے ماں باپ نے: سب سے پہلے یسوع نے اُن پر اِس بات کو واضح کیا کہ اُس شخص کا اندھا پن–بالخصوص پیدائشی طور پر اُس کا اندھا پیدا ہونا – نہ تو اُس کے اپنے کسی گناہ کی وجہ سے تھا اور نہ ہی اُس کے والدین کے کسی گناہ کی وجہ سے تھا۔

i. پیدائشی طور پر بچوں میں نقائص اور اُن کے ساتھ ہونے والے حادثات کی وجہ کئی دفعہ والدین کے گناہ اور غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر – اور خاص طور پر اِس معاملے میں جس کے بارے میں یسوع بات کر رہا ہے– یہ اِس دُنیا میں گناہ کی موجودگی اور ہماری گناہ میں گری ہوئی

فطرت کی وجہ سے ہے۔ آدم کے گناہ کی وجہ سے اِس دُنیا میں موت آئی اور موت کے ساتھ اور بہت ساری مصیبتیں بھی اِس دُنیا کا حصہ بن گئیں۔ اور تب سے لیکر جب تک یہ دُنیا ختم نہیں ہوتی ہمیں گناہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی اُن مصیبتوں کا سامنا کرنا ہے۔

ب. بلکہ یہ اِسلئے ہوا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں: اُس آدمی کی حالت کے بارے میں بات کرتے ہوئے یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُس آدمی کا اندھا پن بھی خُدا کے منصوبے میں تھا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔

i. اُس سارے وقت کے بارے میں سوچیں جس میں اُس چھوٹے اندھے لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا ہو گا کہ "مَیں اندھا کیوں ہوں؟" غالباً اُس کی ماں نے ہمیشہ ہی یہ محسوس کیا ہو گا کہ اُس کے پاس اپنے بیٹے کو دینے کے لئے کوئی بھی درست جواب موجود نہیں تھا۔ لیکن یہاں پر یسوع نے اِس کی وضاحت کی ہے کہ یہ اِسلئے ہوا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔ یسوع نے اِس بات کا جواب نہیں دیا کہ کیوں، اور اُس نے اِس بات کا رخ اِس طرف موڑ دیا کہ خُدا اِس سب کے ساتھ کیا کچھ کر سکتا ہے؟

ii. اِس آدمی کے حوالے سے خُدا کا خاص کام جلد ظاہر ہونے والا تھا: اور وہ کام یہ تھا کہ اُس شخص کو بینائی بخشی جانے والی تھی۔ خُدا مختلف لوگوں کی زندگیوں میں مختلف طریقے سے اپنے کام کو ظاہر کرتا ہے، جیسے کہ مصیبت اور بدحالی کے درمیان خوشی اور برداشت مہیا کر کے۔

iii. "خُدا کی دستگیری کے خزانے میں اُس آدمی کی اُس تکلیف کی ایک اپنی جگہ اور ایک اپنا مقصد تھا اور وہ یہ تھا کہ وہ اُس شخص کی زندگی میں نجات دہندہ کے ہاتھوں شفا دیکر اپنا کام کرے۔" (ایلفرڈ)

iv. "برائی خُدا کے کام کو روکتی نہیں بلکہ بڑھاتی ہے۔ سخت قسم کی برائی کے درمیان اُس کی ذات بھلائی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اب ہمارے لئے سوال یہ نہیں ہے کہ بدی کہاں سے آئی ہے بلکہ ہمارے لئے موزوں سوال یہ ہے کہ ہم نے اُس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔" (ڈوڈز)

v. "اِس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ خُدا جان بوجھ کر اُس بچے کو اندھا پیدا کرتا ہے کہ آنے والے سالوں میں اُس بچے کی شفا کے وقت اُس کے نام کو جلال ملے گا۔ ایسا خیال کرنا خُدا کی ذات پر تہمت لگانے کے مترادف ہو گا۔ ہاں اِس کا یہ مطلب ضرور ہو سکتا ہے کہ خُدا نے اُس بچے کے اندھے پن کی اجازت دی کہ جب وہ چھوٹا بچہ بڑا ہو تو وہ اپنی آنکھیں حاصل کرنے کے سبب یسوع مسیح کی صورت میں خُدا کے جلال کو دیکھ سکے اور اُس کے ساتھ جو دیگر لوگ خُدا کے اِس کام کو دیکھیں وہ اِس دُنیا کے نور کی طرف رجوع لائیں۔" (بروس)

vi. "پس ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ہر ایک دکھ اُٹھانے والا اگرچہ آج اندھے پن جیسے اُس دکھ میں مبتلا ہے اور نہیں جانتا کہ اِس کی کیا وجہ تھی، ایک وقت آئے گا کہ اُسے اُس کی وجہ کے بارے میں آگاہی دی جائے گی۔" (ٹرینچ)

ج. جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُسکے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے: اُس شخص کو الہیاتی مسئلہ سمجھنے کی بجائے یسوع نے اُسے ایک ایسے انسان کے طور پر دیکھا جو خُدا کے کام اور اُس کے نام کو جلال دینے کا سبب بن سکتا تھا۔ یسوع نے محسوس کیا کہ اُسے یہ کام کرنا چاہیے جب تک کہ ابھی دن ہی ہے – یعنی اُسے یہ کام اپنی زمینی خدمت کے دوران ہی کرنا چاہیے۔

i. کام۔۔۔ کرنا ضرور ہے: "یہ یسوع کی طرف سے دیا گیا حیرت انگیز بیان ہے۔ خُدا کا کام کرنے والا یسوع کی ذات کے لئے ایک بہت ہی خوبصورت لقب ہے۔ وہ سب سے بڑا خُدا کا کام کرنے والا ہے اور دیگر سب کام کرنے والوں کے لئے اعلیٰ نمونہ ہے۔" (سپرجن)

ii. " اُس نے فانی پن کی محدودیت کے اندر رہتے ہوئے کام کیا اور اِس زندگی کے مختصر ہونے کی وجہ سے اُس نے محسوس کیا کہ ہمیں مسلسل کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔" (میکلیرن)

iii. "جب ہم کسی انسان کو مصیبت اور تکلیف میں دیکھتے ہیں تو ہمیں اُس پر کوئی الزام نہیں لگانا چاہیے اور اُسے اِس طرح سے نہیں دیکھنا چاہیے کہ وہ اِس حالت میں کیسے پہنچا، بلکہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ یہاں پر خُدا کے جلال اور اُسکی محبت کے لئے کام کرنے کا موقع ہے۔ اُس شخص کی ذات ایک ایسا موقع ہے جس پر خُدا کی بھلائی اور فضل کا اظہار دیکھا جا سکتا ہے۔" (سپرجن)

د. **وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا:** یسوع اِس بات کو سمجھتا تھا کہ خدمت اور بھلائی کرنے کے مواقع ہمیشہ ہی نہیں رہتے۔ یسوع یہ بھی جانتا تھا کہ سبت کے دن اُس آدمی کو شفا دینے کی بدولت اُسے مذہبی رہنماؤں کی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے ہی سے اُسے چپ کروانے اور قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن پھر بھی اُس شخص کے لئے اُسکے رحم نے اُسے مجبور کیا کہ وہ اُسے شفا بخشے۔

i. "ہمارے خُداوند کے پاس بطور انسان اِس زمین پر صرف ایک دن ہی تھا۔ یہ محض ایک دن تھا، بہت ہی مختصر عرصہ، یہ بالکل لمبا نہیں تھا؛ وہ اپنے اُس وقت کو اور نہیں بڑھا سکتا تھا کیونکہ وہ خُدا باپ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔" (سپرجن)

3. (6-7 آیات) اندھے شخص کو شفا ملتی ہے۔

یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر۔ اُس سے کہا جا شیلوخ (جسکا ترجمہ بھیجا ہوا ہے) کے حوض میں دھو لے۔ پس اُس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔

اَ. یہاں پر یسوع نے ایک انتہائی غیر معمولی طریقے کو استعمال کرتے ہوئے یہ معجزہ کیا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہاں پر یسوع کم از کم دو چیزوں پر زور دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

- جس طرح پیدایش کی کتاب میں انسان کی تخلیق کے لئے خُدا باپ نے زمین کی مٹی کو استعمال کیا اُسی طرح یسوع نے اِس شخص کی شفایابی کے لئے اِس زمین کی مٹی کو سانا اور استعمال کیا۔
- یسوع نے لوگوں کو شفا دینے کے اپنے طریقے کو بدلنا ضروری سمجھا تا کہ کوئی شخص شفا کے لئے کوئی مخصوص فارمولہ تیار نہ کر سکے۔ کیونکہ معجزات کرنے کی قدرت طریقہ کار میں نہیں بلکہ خود خدا کی ذات کے اندر تھی۔

i. "یہاں پر یوحنا کا زیادہ زور تخلیق کی بجائے خُدا کے فضل اور اُس کے رحم پر ہے۔ یسوع کے محبت بھرے ہاتھ سے چھویا جانا نئے سرے سے اُس شخص میں یقین پیدا کر رہا ہو گا۔ اُس کی آنکھوں پر لگائی گئی مٹی اُس شخص کو یہ بتا رہی ہو گی کہ اُس کے ساتھ کچھ کیا گیا ہے اور اِس کی وجہ سے اُسے یہ ترغیب ملی ہو گی کہ وہ یسوع کے حکم کی تعمیل کرے۔" (ٹینی)

ii. " لوگوں کی رُوحوں کی خدمت کے دوران یسوع نے کوئی مخصوص لائحہ عمل نہیں اپنایا تھا۔ یسوع ہر ایک انسان کے ساتھ علیحدہ طریقے سے پیش آیا، غالباً اُس انسان کی روحانی اور جسمانی ضرورت کے مطابق۔" (مورث)

iii. بہت سارے مفسرین کہتے ہیں کہ ہمارے دور میں جو چیز بہت ہی عجیب نظر آتی ہے جیسے کہ شفا دینے کے عمل میں تھوک کا استعمال کرنا قدیم دور میں قطعی طور پر معیوب نہیں تھا بلکہ تھوک کو کئی لوگ بطور دوا استعمال کرتے تھے۔

- "تھوک یا رال، بالخصوص کسی خاص فرد کی تھوک یا رال میں خیال کیا جاتا تھا کہ ایسے عناصر موجود ہوتے تھے جو کئی طرح کی بیماریوں کے لئے شفا کا کام کرتے تھے۔" (بارکلے)

- "پرانے زمانے میں خیال کیا جاتا تھا کہ ایسا شخص جو روزہ رکھے ہوئے ہو، یعنی کافی دیر سے اُس نے کھانا نہ کھایا ہو اُس کے تھوک میں دوسرے لوگوں کے تھوک سے علیحدہ عناصر پائے جاتے تھے جو آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید خیال کئے جاتے تھے۔" (ایلفرڈ)

iv. مرقس اُس دور اور ایسے واقعات کے بارے میں بیان کرتا ہے جن میں یسوع نے اپنا تھوک استعمال کرتے ہوئے شفا بخشی (مرقس 7 باب 33 آیت اور 8 باب 23 آیت)

ب. جا شیلوخ (جسکا ترجمہ بھیجا ہوا ہے) کے حوض میں دھولے: اِس معجزے میں ہر ایک چیز کے لئے پیش قدمی یسوع نے خود کی ہے۔ اندھا شخص یسوع کے پاس نہیں آیا تھا بلکہ یسوع اُس کے پاس آیا۔ اِس کے باوجود وہ توقع رکھتا تھا کہ وہ اندھا شخص ایمان کے ساتھ عمل کرتے ہوئے جواب دے گا۔ اگر وہ شخص وہ عمل نہ کرتا اور یسوع کی بات کی تابعداری کے ساتھ تعمیل نہ کرتا تو وہ شفا نہ پاتا۔

i. بہت سارے لوگ پسند نہیں کریں گے کہ کوئی شخص تھوک کے ساتھ مٹی کو سان کر اُن کی آنکھوں پر لگائے۔ بہت سارے لوگ جو یسوع کے اِس معجزے کو دیکھتے ہیں وہ کئی دفعہ اعتراض کرتے ہیں کہ یسوع کا یہ عمل مناسب نہیں تھا، یہ عمل تو ناگوار تھا، اور حتیٰ کہ گیلی مٹی کو اُس شخص کی آنکھوں پر ملنے سے اُسے اور کوئی نقصان پہنچ سکتا تھا۔

- اِسی طرح سے کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ انجیل کا پیغام ناگوار ہے۔ یہ سچ ہے کہ انسانی غرور اور انسانی حکمت کو یہ ناگوار محسوس ہوتی ہے لیکن یہ خُدا کو خوش کرتی ہے اگرچہ اِس کا پیغام اکثر لوگوں کو بیوقوفی محسوس ہوتا ہے (1 کرنتھیوں 1 باب 21 آیت)۔
- اِسی طرح سے کچھ محسوس کرتے ہیں کہ انجیل ناکافی ہے۔ لیکن ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا دُنیا کے تمام ماہرینِ نفسیات، تمام سیاسی اور سماجی پروگراموں نے اِس دُنیا کے ساتھ یسوع مسیح کی زندگیوں کو تبدیل کر دینے والی انجیل کے پیغام سے زیادہ بھلائی کی ہے؟
- اِسی طرح سے کچھ خیال کرتے ہیں کہ انجیل نقصان دہ ہے۔ اُن کے مطابق یسوع مسیح میں مفت فضل کی باتیں لوگوں کو مزید گناہ کرنے کی ترغیب دیں گی۔ لیکن ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ انجیل سے ہماری زندگیوں میں اچھائی، بھلائی اور پاکیزگی کے لئے تبدیلی آتی ہے نہ کہ برائی کرنے کے لئے۔

ii. "شیلوخ کے چشمے میں پانی حزقیاہ بادشاہ کے دور میں کھودی گئی اُس سرنگ میں سے آتا تھا جو پرانے عہد نامے کے دور میں انجینئرنگ کا ایک بہترین اور حیرت انگیز شاہکار ہے۔ اِسے شیلوخ کہا جاتا تھا جس کا ترجمہ یہاں پر بیان کیا گیا ہے بھیجا ہوا۔ کیونکہ اِس کے اندر پانی ایک زمین دوز گزرگاہ میں سے گزار کر شہر میں بھیجا جاتا تھا۔" (بارکلے)

iii. "یہ شیلوخ کا حوض وہی مقام ہے جس میں سے پانی بھر کر عیدِ خیام کے دوران ہیکل کے صحن میں اُنڈیلا جاتا تھا جس کے بارے میں ہم نے تھوڑی دیر پہلے ہی پڑھا ہے۔ ہیکل کے صحن میں پانی کے اِس طرح سے انڈیلے جانے کو اُس دور میں ربی (حتیٰ کے آج کے دور میں بھی) آخری دور میں رُوح القدس کے انڈیلے جانے سے تشبیہ دیتے تھے۔" (ٹرینچ)

iv. جس کا ترجمہ بھیجا ہوا ہے: "یوحنا بار بار یسوع کے بارے میں یہ آگاہی دیتا ہے کہ وہ خُدا باپ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ اور اب یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ اندھا پن اُس بھیجے ہوئے کے وسیلے سے اُس شیلوخ نامی حوض کو استعمال کرتے ہوئے دور کیا گیا جس کے معنی ہیں بھیجا ہوا۔"

ج. پس اُس نے جاکر دھویا: یہاں پر ہم اُس اندھے شخص کے ایمان کے اظہار کو عمل میں دیکھتے ہیں۔ اگر غور کریں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ یہاں پر یسوع نے اُس شخص سے بینائی کا کوئی وعدہ نہیں کیا اور نہ ہی اُس کے اندھے پن کے دور ہونے کے بارے میں کوئی بات کی ہے۔ اِس کے باوجود وہ شخص یسوع کے کہنے پر اُٹھا اور اپنی آنکھوں کو دھونے کے لئے چلا گیا۔

i. ایک اندھے شخص کے طور پر اُسے شیلوخ کے حوص تک جانے میں بھی کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہو گا، اور پھر اُس حوص میں اترتے ہوئے بھی اُسے کافی مشکل دیکھنی پڑی ہو گی۔ اُس کے پاس کئی وجوہات تھیں جن کی بناء پر وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ وہ ایسی احمقانہ حرکت کیوں کر رہا ہے، لیکن اِس کے باوجود یسوع کے کہنے کی وجہ سے وہ وہاں پر گیا اور اپنی آنکھوں کو اُس حوض کے پانی سے دھویا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ یسوع کی طرف سے دیا گیا حکم تھا اور یہ بھی کہ اُس کی آنکھوں پر گیلی مٹی لگی ہوئی تھی۔

د. اور بینا ہو کر واپس آیا: بائبل کی ساری تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ ایک شخص جو پیدائشی اندھا تھا اُس کی آنکھیں بحال ہو گئیں اور اُس نے دیکھنا شروع کر دیا۔ پیدایش کی کتاب سے یوحنا کی انجیل تک کسی نبی نے، کسی کاہن نے یا کسی رسول نے کبھی کسی جنم کے اندھے شخص کی آنکھوں کو نہیں کھولا تھا۔

i. اب چونکہ اندھے کو بینائی عطا کرنا یہواہ خُدا کی قدرت سے ہی ممکن ہے پس یہاں پر ہمیں یسوع مسیح کی الوہیت کے بارے میں آگاہی ملتی ہے: خُداوند اندھوں کی آنکھیں کھولتا ہے۔ (زبور 146 کی 8 آیت)

ii. اندھوں کی آنکھیں کھولنا موعودہ مسیحا کا کام ہو گا اِس بات کی پیشن گوئی بھی ہمیں بائبل ہی میں ملتی ہے: اُس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی۔ (یسعیاہ 35 باب 5 آیت)

iii. بینا ہو کر واپس آیا: "اِس کا مطلب ہے کہ اُسے آنکھیں مل گئیں، اُس کی بینائی بحال ہو گئی۔ بینائی فطری طور پر انسان کی ذات کا حصہ ہے، اِس سے محرومی بینائی کھو دینے کے مترادف ہے اور اُس کی بحالی بینائی پا لینے کے مترادف ہے۔" (ایلفرڈ)

iv. "باب 5 میں ہم نے دیکھا کہ یسوع کی بدولت اڑتیس برس سے مفلوج شخص نے اپنی بیماری سے شفا پائی، ایک طرح سے ہم اُس شخص کو اُن یہودیوں کی نمائندگی کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے ابھی شفا پانی ہے۔ اور یہاں پر 9 باب کے اندر جو شخص پیدائشی طور پر اندھا ہے اُسے ہم اُن غیر اقوام کے لوگوں کی نمائندگی کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جن کی شفا شروع ہونے والی تھی اور جو یہ ایمان لانے والے تھے کہ یسوع خُدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔" (ٹرینچ)

ب: اندھے کی شفا پر بننے والا تنازع

1. (8-11 آیات) شفا پانے والے شخص کے ہمسایوں کا ردِ عمل

پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے پہلے اُسکو بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟ بعض نے کہا یہ وہی ہے، اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اُسکا ہم شکل ہے۔ اُس نے کہا مَیں وہی ہوں۔ پس وہ اُس سے کہنے لگے پھر تیری آنکھیں کیونکر کھل گئیں؟ اُس نے جواب دیا کہ اُس شخص نے جسکا نام یسوع ہے مٹی سانی اور میری آنکھو پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ میں جاکر دھولے۔ پس مَیں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔ اُنہوں نے اُس سے کہا وہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا مَیں نہیں جانتا۔

أ. اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اُسکا ہم شکل ہے۔ اُس نے کہا مَیں وہی ہوں: اِس بات پر یقین کرنا قدرے مشکل کام تھا اور لوگ بہت زیادہ حیران و پریشان تھے لیکن اُس شخص نے اُنہیں یقین دلایا کہ وہی وہ شخص ہے جو پیدائشی طور پر اندھا تھا اور اُسے شفا ملی تھی۔ اُس کی زندگی میں ہونے والا کام اور اتنی بڑی تبدیلی ایسی حیران کن تھی کہ بہت سارے لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ وہی اندھا شخص ہے ہی نہیں تھا بلکہ کوئی اُس کا ہمشکل تھا۔

ب. اُس شخص نے جسکا نام یسوع ہے: اِس وقت تک وہ شخص یسوع کے بارے میں بہت ہی کم علم رکھتا تھا۔ اِس وقت تک وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع ناصرت کا رہنے والا تھا یا یہ کہ وہ موعودہ مسیح تھا، یا وہ الوہیت کا دعویدار تھا اور اِس دُنیا کا نور تھا۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یسوع اُس وقت تھا کہاں پر رہا تھا۔ وہ شخص ظاہراً یسوع کی کی ذات کے بارے میں اُس کے نام سے زیادہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ اُسے بس یہی بات معلوم تھی کہ یسوع نامی ایک آدمی نے اُسے شفا بخشی تھی۔

i. اندھے پن سے شفا پانے والے شخص نے تو یسوع کو دیکھا تک نہیں تھا۔ جب وہ پہلی دفعہ یسوع سے ملا تھا تو اُس وقت وہ اندھا تھا، اور جس وقت اُس نے شیلوخ کے حوض میں اپنی آنکھوں کو دھویا اور بینائی پائی یسوع اُس وقت اُس کے پاس نہیں تھا۔

2. (13-16 آیات) شفا پانے والا شخص فریسیوں کے پاس لایا جاتا ہے۔

لوگ اُس شخص کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے۔ اور جس روز یسوع نے مٹی سان کر اُسکی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دن تھا۔ پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا تُو کس طرح بینا ہوا؟ اُس نے اُن سے کہا اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگائی۔ پھر مَیں نے دھولیا اور اب بینا ہوں۔ پس بعض فریسی کہنے لگے یہ آدمی خُدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا مگر بعض نے کہا گنہگار آدمی کیونکر اَیسے معجزے دِکھا سکتا ہے؟ پس اُن میں اختلاف ہوا۔

أ. اور جس روز یسوع نے مٹی سان کر اُسکی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دن تھا: ہم دیکھتے ہیں کہ اِس معجزے کو کرنے میں یسوع نے پیش قدمی کی۔ وہ اِس معجزے کو کسی اور دن بھی کر سکتا تھا۔ یسوع نے جان بوجھ کر اِس معجزے کو سبت کے دن ہی کرنے کا انتخاب کیا کیونکہ یسوع یہودیوں کی اُس روایت کو چیلنج کرنا چاہتا تھا جسے اُنہوں نے شریعت کے اصولوں کی حد تک بلند کر دیا تھا۔

i. "سبت کے حوالے سے ملنے والے حکم کی جو تفسیر یہودی کرتے تھے اور جو کام اُن کے مطابق اُس دن کرنے ممنوع تھے اُن میں سے ایک کام گوندھنا (آٹا یا مٹی وغیرہ) بھی تھا۔ اور جب یسوع نے زمین پر تھوک کر اُس سے مٹی کو گیلا کیا اور گوندھا تو یہودی روایت اور تفسیر کے مطابق یسوع نے سبت کے حکم کو توڑا تھا۔" (بروس)

ii. "انتہائی اہمیت کے حامل اور رحم طلب کام کرنے سے اُس ذات کو کبھی بھی نہیں روکا جا سکتا تھا جس کا نام ہی فضل اور رحم ہے اور جس کی فطرت میں محبت ہے۔ کیونکہ سبت انسان کے لئے بنایا گیا تھا نہ کہ انسان سبت کے لئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سبت لوگوں کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بنا رہتا۔" (کلارک)

ب. پس بعض فریسی کہنے لگے یہ آدمی خُدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا: فریسیوں کے نزدیک یسوع کسی صورت خُدا کی طرف سے آنے والا نبی یا مسیحا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اُن کے اصولوں، اُن کی روایات اور اُن کے تعصبی برتاؤ سے ہم آہنگ نہیں تھا۔

i. یہ آدمی: "جب وہ یسوع کی طرف اشارہ کرتے ہیں یا اُسے مخاطب کرتے ہیں تو وہ ایک طرح سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ 'یہ آدمی' متکبرانہ اور حقارت آمیز ہے۔" (ٹاسکر)

ج. پس اُن میں اختلاف ہوا: لوگوں کو متحد کرنے کی بجائے یسوع بہت دفعہ لوگوں کو تقسیم کرتا ہے۔ یہ لوگ بھی دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ایک طرف وہ لوگ تھے جو اُس پر ایمان لائے اور اُنہوں نے اُسے قبول کیا تھا۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے اُسے رَد کیا تھا۔

i. اپنے اِس انتخاب کی وجہ سے اُنہوں نے یسوع کی ذات کے حوالے سے دو طرح کی رائے کا اظہار کیا۔

- یسوع ایک گناہگار ہے اور اُسے رَد کیا جانا چاہیے۔
- سبت کے قانون کے حوالے سے ہماری سوچ اور ہمارا اطلاق غلط ہے۔

ii. پہلی بات کی بجائے دوسری بات کے لئے اُن کے سامنے بہت زیادہ ثبوت موجود تھے۔ اِس کے باوجود یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن میں سے زیادہ تر لوگوں کا انتخاب پہلی بات تھا۔ اُنہوں نے اپنا یہ چناؤ ثبوتوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ اُن کے برعکس کیا تھا۔

iii. "وہ گروہ جو عارضی طور پر یسوع کی حمایت میں بات کر رہا تھا یقینی طور پر کافی چھوٹا تھا۔ ہم اِس آیت کے بعد اُن کے بارے میں نہیں سنتے، اور اِس باب میں جب یہ کہانی آگے بڑھتی ہے تو ہم مخالف گروہ کی باتیں تو سنتے ہیں لیکن یسوع کی حمایت میں بولنے والے لوگوں کی بات نہیں سنتے۔" (مورث)

iv. "یہ وہاں پر موجود اقلیت کا سوال تھا کہ گنہگار آدمی کیونکر اَیسے معجزے دِکھا سکتا ہے؟ اِن کی بات بالکل نیکدیمس کی بات کی مانند معلوم ہوتی ہے جو اُس نے یسوع کے ساتھ ملاقات کے آغاز میں کی تھی کہ 'جو معجزے تُو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔' (یوحنا 3 باب 2 آیت)" (ٹینی)

3. (17-18 آیات) مذہبی رہنما اُس جنم کے اندھے شخص سے سوالات پوچھتے ہیں۔

اُنہوں نے پھر اُس اندھے سے کہا کہ اُس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تُو اُسکے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا وہ نبی ہے۔ لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے۔ جب تک اُنہوں نے اُسکے ماں باپ کو جو بینا ہو گیا تھا بلا کر۔ اُن سے نہ پوچھ لیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے۔

اَ. اُس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تُو اُسکے حق میں کیا کہتا ہے؟ زیادہ تر یہودی مذہبی رہنماؤں نے یسوع کے بارے میں اپنی ذہن سازی پہلے ہی سے کر لی تھی کہ وہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے اگرچہ اُن میں سے کچھ اِس بات پر اختلاف کرتے تھے (یوحنا 9 باب 16 آیت)۔ پس اُنہوں نے سوچا کہ اُنہیں یسوع کے بارے میں اُس بندے کی بھی رائے لینی چاہیے جو نابینا پیدا ہوا تھا۔

i. "یہاں سے اُن کی حیرت اور آپسی اختلاف کا پتا چلتا ہے کہ وہ اِس طرح کا سوال ایک عام آدمی کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ عام طور پر وہ کبھی بھی مذہبی نوعیت کا سوال اُس طرح کے کسی عام آدمی کے سامنے قطعی طور پر نہیں رکھتے تھے۔" (مورث)

ب. اُس نے کہا وہ نبی ہے: یسوع نے خصوصی طور پر اُس شخص سے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر وہ جا کر اپنی آنکھیں شیلوخ کے حوض پر دھوئے گا تو اُس کو بینائی مل جائے گی (یوحنا 9 باب 7 آیت)، لیکن اُس شخص نے جب یسوع کی بات پر عمل کیا تو ایسا ممکن ہو گیا۔ اگرچہ جس وقت اُس شخص کی بینائی بحال ہوئی یسوع وہاں پر نہیں تھا لیکن اِس ساری صورتحال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے ایک طرح سے یہ نبوت کی تھی کہ اگر وہ جا کر شیلوخ کے حوض پر اپنی آنکھیں دھوئے تو وہ شفا پائے گا۔

.i 9باب 11 آیت میں وہ شخص یسوع کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتا تھا کہ اُس کا نام یسوع ہے، یہاں پر وہ اعلان کر رہا ہے کہ یسوع ایک نبی ہے۔ وہ یسوع کی ذات کی پہچان اور اُس کے بارے میں اعلان کے حوالے سے پہلے سے بہتر ہوتا چلا جا رہا تھا۔

.ii "ابھی یہودی کہاوتوں اور حکمتی مقولوں کے مطابق ایک نبی سبت کے اصول کو نظر انداز کر سکتا تھا۔ دیکھئے گروشیئس Grotius۔ اگر وہ اِس بات کو ہی مان لیتے کہ یسوع ایک نبی ہے تو اُنہیں اِس بات کو بھی تسلیم کرنا پڑتا کہ ایک نبی سبت کے اصول کو نظر انداز کر کے بھی بے قصور ٹھہرتا ہے۔" (کلارک)

ج. **لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے:** یہودی رہنماؤں کے لئے اِس بات پر یقین کرنا آسان تھا کہ وہ آدمی کبھی اندھا تھا ہی نہیں بجائے اِس کے کہ یسوع نے اُسے شفا دے دی تھی۔

.i "ایسا بے مثال مظہر جس کی بدولت ایک جنم کے اندھے نے دیکھنا شروع کر دیا تھا نا قابل وضاحت تھا، پس وہ یہ بات ماننے کے لئے ہی تیار نہیں تھے کہ ایسا کچھ حقیقت میں ہوا تھا۔" (ٹاسکر)

4. (19-23 آیات) لیکن یہودیوں نے اِس باپ پر یقین نہ کیا کہ وہ پیدائشی اندھا تھا۔

لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے۔ جب تک اُنہوں نے اُسکے ماں باپ کو جو بینا ہو گیا تھا بلا کر۔ اُن سے نہ پوچھ لیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ پھر اب وہ کیونکر دیکھتا ہے۔ اُسکے ماں باپ نے جواب میں کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا۔ لیکن یہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے۔ اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اُسکی آنکھیں کھولیں۔ وہ تو بالغ ہے۔ اُسی سے پوچھو۔ وہ اپنا حال آپ کہہ دیگا۔ یہ اُسکے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اُسکے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادتخانہ سے خارج کیا جائے۔ اِس واسطے اُسکے ماں باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہے اُسی سے پوچھو

اَ. **کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟** اُن مذہبی رہنماؤں نے اُس آدمی کے والدین سے یہ تصدیق کروائی کہ آیا وہ آدمی پیدائش طور پر اندھا تھا۔ اُن کا یہ سوال پوچھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خیال کر رہے تھے کہ اُس کے والدین بھی اِس ساری سازش کا حصہ تھے۔ پھر بھی اُس کے والدین نے اِس بات کی تصدیق کی اور کہا کہ **یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا۔**

.i اِس گواہی سے ہی مذہبی رہنماؤں کو اِس بات کا یقین ہو جانا چاہیے تھا کہ خُدا کی طرف سے بھیجا گیا کوئی معتبر بندہ اُن کے درمیان موجود تھا، لیکن اِس بات کے بعد بھی اُنہوں نے ایسا تسلیم نہ کیا اور غصے اور غیض و غضب میں اپنے سوال جواب کے سلسلے کو جاری رکھا۔

ب. **یہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے۔ اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اُسکی آنکھیں کھولیں:** والدین اِس بات کی تصدیق تو کر پائے کہ وہ شخص اُنہی کا بیٹا تھا اور یہ کہ وہ اندھا ہی پیدا ہوا تھا۔ لیکن وہ اِس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتے تھے کہ اُس بندے نے شفا کیسے پائی تھی کیونکہ اُنہیں خدشہ تھا کہ اُنہیں عبادتخانے سے خارج نہ کر دیا جائے (**اُسکے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اُسکے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادتخانہ سے خارج کیا جائے۔**)

.i پرانے عہد نامے میں عزرا 10 باب 8 آیت سماجی و معاشرتی طور پر خارج کئے جانے کی ایک واضح مثال ہے۔

ii. ڈوڈز قدیم یہودی دُنیا میں ہونے والے اِس عمل کے بارے میں لکھتا ہے "لوگوں کے خارج کئے جانے کے تین درجے ہوا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ کسی شخص کو تیس دنوں تک سماجی طور پر خارج کیا جاتا تھا اور اُس کے بعد انتباہ کیا جاتا تھا، اگر وہ اُس نصیحت پر عمل نہ کرتا تو پھر اُسے مزید تیس دنوں تک خارج کر دیا جاتا تھا، اگر وہ شخص اِس کے بعد بھی تائب نہ ہوتا تو پھر اُس پر غیر معینہ مدت تک کے لئے پابند لگادی جاتی تھی جسے عبرانی میں خرم یا حرِم Cherem کہا جاتا تھا، اور اِس پابندی میں اُسے اپنے ارد گرد کے کسی بھی شخص کے ساتھ ہر طرح کی بات چیت اور لین دین سے روک دیا جاتا تھا۔ [ہمارے معاشرے میں اِسے کسی کا حقہ پانی بند کرنا کہا جاتا ہے۔] یہودی معاشرے میں پھر ایسے شخص کے ساتھ اِس طرح کا برتاؤ کیا جاتا تھا جیسے وہ کوڑھیوں کے ساتھ کرتے تھے۔" (ڈوڈز)

iii. بہت سارے یہودی سردار اُس وقت یسوع پر ایمان لائے تھے یا لانا چاہتے تھے لیکن وہ ڈرتے تھے کہ کہیں اُنہیں عبادتخانے سے خارج نہ کر دیا جائے۔ (یوحنا 12 باب 42 آیت)

iv. جدید مغربی دُنیا میں عبادتخانے سے خارج کئے جانے کا عمل بہت زیادہ بامعنی یا اہم خیال نہیں کیا جاتا کیونکہ اگر کسی کو چرچ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے تو وہ شخص باآسانی کسی بھی دوسرے چرچ جا سکتا ہے اور یوں ظاہر کر سکتا ہے جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ آج کل کے دور میں لوگوں میں خود ہی کلیسیا سے خارج ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے جس میں کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے کلیسیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اُس کے پاس ایسا کرنے کا کوئی اچھا یا حتمی جواز بھی نہیں ہوتا۔

ج. **وہ تو بالغ ہے۔ اُسی سے پوچھو:** یہ بات تمام والدین کی فطرت میں ہے اور اِس کو عام طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ اُن کے بچے چاہے بڑے ہو جائیں تب بھی وہ اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں پر اُس اندھے شخص کے والدین اِس قدر خوفزدہ تھے کہ اُنہوں نے حتی الامکان یہ کوشش کی کہ مذہبی سرداروں کی توجہ اپنی ذات سے ہٹا کر دوبارہ اپنے بیٹے پر ہی لگا دیں۔

i. "یہ بات یہاں پر بالکل واضح ہے کہ اُنہیں خطرے کی بُو آ گئی تھی اور وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے کے ساتھ وہ بھی اِس مشکل میں پھنس جائیں۔" (مورث)

ii. "اُنہوں نے پُر زور طریقے سے اپنے آپ سے مذہبی سرداروں کی توجہ کو ہٹا کر اپنے بیٹے کی طرف مبذول کروائی۔ آیت کے اِس آخری حصے میں جو اسمِ ضمیر استعمال ہوئے ہیں اُن پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، 'اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اُسکی آنکھیں کھولیں۔ وہ تو بالغ ہے۔ اُسی سے پوچھو'۔" (ایلفرڈ)

ج: یسوع سے شفا پانے والی پیدائشی اندھے کیساتھ مذہبی قیادت کے سوال و جواب

1. (24-25) پیدائشی طور پر اندھا پیدا ہونے والے شخص کی گواہی

پس اُنہوں نے اُس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بلا کر کہا کہ خُدا کی تمجید کر۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے۔ اُس نے جواب دیا مَیں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں۔ ایک بات جانتا ہوں کہ مَیں اندھا تھا۔ اب بینا ہوں۔

اَ. **خُدا کی تمجید کر:** اُس اندھے شخص کو کی جانے والی یہ نصیحت یا حکم شاید اِس لئے دیا گیا کہ وہ خُدا کا خوف کرے (یشوع 7 باب 19 آیت)، یا پھر یہ اُس سے اِس لئے کہا گیا تا کہ وہ اپنی شفا کو یسوع کا کوئی کارنامہ یا معجزہ نہ سمجھے بلکہ اُس کے لئے صرف اور صرف خُدا کے نام کو جلال دے۔

i. "یہ الفاظ ایک طرح سے سچ بولنے کے لئے حلف لینے یا قسم کھانے کا ایک طریقہ تھا (یشوع 7 باب 19 آیت)۔ ایک طرح سے یہ الفاظ یہ مطلب دیتے ہیں کہ یاد رکھو کہ تم خُدا کی حضوری میں ہو اِس لئے ہمارے سامنے سچ سچ ساری بات بیان کرو۔" (ایلفرڈ)

ii. "اُس آدمی کو ایک طرح سے کہا جا رہا ہے کہ اُس نے کھل کر اُنہیں ساری بات نہیں بتائی۔ اُس نے ضرور کوئی نہ کوئی بات ابھی تک چھپا رکھی تھی جس سے یہ ظاہر ہو سکتا تھا کہ یسوع ایک گناہگار ہے۔" (مورث)

ب. **ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے:** وہ یہ بات اِس لئے نہیں کہہ رہے تھے کیونکہ یسوع نے سبت کے حکم کو توڑا تھا جو کلام مُقدس میں ہمیں ملتا ہے بلکہ اُنہیں نے ایسا اِس لئے کہا کیونکہ یسوع اُن کے انسانوں کی طرف سے بنائے ہوئے اصولوں اور قوانین کو نہیں مانتا تھا۔ وہ ثبوتوں کے ہونے کے باوجود ثبوتوں کے خلاف باتوں کو ماننا چاہتے تھے۔

ج. **ایک بات جانتا ہوں کہ مَیں اندھا تھا۔ اب بینا ہوں:** یہ پیدائشی طور پر اندھا شخص یسوع کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا سوائے اِس بات کے کہ کس حیرت انگیز طریقے سے یسوع نے اُسکی زندگی کو چھوا تھا اور اُسے یکسر تبدیل کر دیا تھا۔ اب اُن کے سامنے ایک ناقابلِ تردید دلیل موجود تھی۔ اب وہ اُس معجزے کے خلاف کچھ بھی نہیں کہہ سکتے تھے جو یسوع نے اُس شخص کی زندگی میں کیا تھا۔

i. "اُن کا ہر ایک اقدام اُن تصورات کی بنیاد پر تھا جو پہلے سے اُنہوں نے اپنے دل میں تہہ کر لئے تھے جبکہ وہ شخص اُس حقیقت کے ساتھ کھڑا تھا جس کا اُس نے خود تجربہ کیا تھا۔" (مورث)

ii. "اُس سے سوال و جواب کرنے والوں کے لئے یہ بڑی مایوس کن صورتحال تھی، ابھی تک اُن کے سامنے جو بھی بیان دیا گیا تھا اُسکی تردید نہیں کی جا سکتی تھی: گزشتہ بیان کی تصدیق اُس شخص کے ماں باپ نے کر دی تھی اور اُس کے بعد میں اُنہوں نے اُس سچائی کو خود دیکھ لیا تھا۔ ابھی حیران کن بات یہ تھی کہ یہ دونوں بیانات اور حقائق جس اصل حقیقت کی طرف اشارہ کرتے تھے یہ لوگ اُسے کیوں تسلیم نہیں کر رہے تھے۔" (بروس)

iii. مختلف اوقات میں مسیحیوں کو ایسے بہت سارے سوالات کا سامنا ہوتا ہے جو اُنہیں پریشان کر دیتے ہیں اور کئی دفعہ تو وہ سوال اُن کا مذاق اُڑا رہے ہوتے ہیں، ایسے سوالات اکثر سائنس اور سماجی مسائل اور کئی طرح کی دیگر باتوں کے بارے میں ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر ایک مسیحی ایک عالم کی طرح اُن سوالات کا جواب دینے کے لئے ماہرانہ خصوصیات کا حامل ہو، اگرچہ جس قدر کوئی کسی چیز یا بات کے بارے میں سیکھ سکتا ہے وہ اچھا ہی ہے۔ ہر ایک چیز سے زیادہ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ "مجھے اِن سب چیزوں کے بارے میں تو کچھ بھی معلوم نہیں ہے، ہاں البتہ مَیں اتنا جانتا ہوں کی مَیں پہلے اندھا تھا اب بینا ہوں۔"

iv. ہم اپنے ذاتی تجربات کو اپنے ایمان کی بنیاد نہیں بناتے، بلکہ ہم خُدا کی اُس سچائی کو اپنے ایمان کی بنیاد بناتے ہیں جو خُدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہے۔ بہر حال خُدا کا وہ کام جو وہ ہماری زندگی میں کرتا ہے ہمارے اور دیگر بہت سارے لوگوں کے ایمان کے لئے اہم اور تحریک بخش ہو سکتا ہے۔ یہ دعویٰ کرنے کے قابل ہونا کہ "مَیں پہلے اندھا تھا اب بینا ہو گیا ہوں" ایک بہت ہی طاقتور دلیل ہے۔

2. (26-27 آیات) پیدائشی طور پر اندھا پیدا ہونے والے شخص کا کڑے سوال کی وجہ سے ردِ عمل

پھر اُنہوں نے اُس سے کہا کہ اُس نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ کس طرح تیری آنکھیں کھولیں؟ اُس نے اُنہیں جواب دیا مَیں تم سے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا۔ دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اُسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟

أ. پھر اُنہوں نے اُس سے کہا: اُن کا سوال کرنے کا لہجہ یہاں پر بہت زیادہ تُند، انتہائی سخت محسوس ہو رہا ہے۔ وہ شخص جواب بینا ہو چکا تھا وہ لوگ اُس سے بہت ساری باتوں کا جواب چاہتے تھے۔

ب. مَیں تم سے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا: اپنے اُس معاشرے کے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اندھے پن سے شفا پانے والے اِس شخص نے انتہائی حکمت سے کام لیا اور اُن پر یہ بات ظاہر کی کہ اگر وہ ایک ہی سوال بار بار کرتے رہیں گے تو پھر وہ ایک ہی جواب سنتے رہیں گے۔

i. "جس طرح خُدا کے رحم سے اُسے نور ملا تھا اُسی طرح خُدا نے اُسے اپنی حکمت سے یہ بھی سکھایا کہ اُن لوگوں کے سوالات کے چُنگل سے وہ کیسے چھٹکارہ حاصل کرے۔" (کلارک)

ج. کیا تم بھی اُسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟ چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے اُس شخص نے اُن پُر تعصب یہودیوں کی طرف سے مسیح کا اتنے ثبوتوں کے بعد بھی انکار کرنے پر مذاق اُڑایا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کا شاگرد بن چکا ہے (کیا تم بھی اُسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟)

i. "اب تک کی ساری کاروائی میں اُس نے حیرت انگیز طور پر ترکی بہ ترکی جوابات دیئے اور یہاں پر اُس کی طنز یا حاضر جوابی کو دیکھا جا سکتا ہے۔" (بروس)

ii. "وہ آدمی اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ لوگ جو بڑے واضح طور پر یسوع کے سخت مخالفین تھے آسانی کے ساتھ اُس کے بارے میں اپنے ذہنوں کو تبدیل نہیں کرنے جا رہے تھے۔ لیکن اِس کے باوجود وہ اپنی طرف سے دعوت دے کر کوشش ضرور کرتا ہے۔" (مورث)

3. (28-34 آیات) جب وہ شخص مذہبی رہنماؤں کو حکمت کے ساتھ جواب دیتا ہے تو اُسے دین بدر [خارج] کر دیا جاتا ہے۔

وہ اُسے بُرا بھلا کہہ کر کہنے لگے کہ تو ہی اُسکا شاگرد ہے۔ ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے مگر اِس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے۔ اُس آدمی نے جواب میں اُن سے کہا یہ تو تعجب کی بات ہے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اُس نے میری آنکھیں کھولیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خُدا پرست ہو اور اُسکی مرضی پر چلے تو وہ اُسکی سنتا۔ دُنیا کہ شروع سے کبھی سننے میں نہیں آیا کہ کسی نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں۔ مگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔ اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا تُو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا۔ تو ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ اور اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا۔

أ. ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے مگر اِس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے: یہ مذہبی رہنما کسی طور پر اپنے مذہبی تکبر اور یسوع مسیح کے خلاف اپنے تعصب کی نمائش کئے بغیر نہیں رہ پاتے تھے۔ یسوع کا ذکر وہ بڑے عام لوگوں کی طرح 'اِس شخص' کہہ کر کرتے تھے۔

ب. یہ تو تعجب کی بات ہے: شفا پانے والے شخص نے یہ بات یسوع کی طرف سے کئے جانے والے معجزے کے بارے میں نہیں بلکہ اُنکی بے یقینی کے بارے میں کہی تھی۔ ایسا کہہ کر گویا وہ اُنہیں یہ کہنے کی کوشش کر رہا تھا کہ "یسوع کی طرف سے کئے جانے والے ایسے معجزے کے حوالے سے اتنے زیادہ ثبوت دیکھنے کے بعد بھی یقین نہ کرنا انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ تم لوگوں کی بے یقینی تو میرے اندھے پن سے مکمل شفا پانے والے معجزے سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔"

i. تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے: "یہاں پر جب وہ لفظ 'تم' کہتا ہے تو اِس پر اِس فقرے میں زور دیا گیا ہے اور اُس کی بات میں کافی زیادہ طنز پایا جاتا ہے۔'تم' مذہبی رہنما، الٰہیات کے ماہر مِلکر اِس سادہ سی بات کا جواب تلاش نہیں کر سکتے؟" (مورث)

ج. ہم جانتے ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سنتا: یسعیاہ 1 باب 15 آیت اور 66 زبور 18 آیت بیان کرتی ہے کہ خُدا گناہگاروں کی دُعا نہیں سنتا۔ کلامِ مُقدس کے علم اور اُس کے درست اطلاق سے وہ سادہ اور پیدائشی طور پر اندھا پیدا ہونے والا شخص اُن کے اِس دعوے کو جھوٹا ثابت کر رہا تھا جس میں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہگار ہے۔

i. "یہ شخص اگرچہ اندھا پیدا ہوا تھا لیکن اُس کی پرورش بطور یہودی اچھے طریقے سے ہوئی تھی، پس وہ شخص اِس بات کو ایک بالکل عیاں اور مسلمہ حقیقت سمجھتا تھا کہ کسی شخص کی دُعا کے جواب میں اگر کوئی معجزہ ہو تو وہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ معجزہ کرنے والا یا اُس کا سبب بننے والا شخص گناہگار نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے اُن کے لئے کبھی کسی طور پر الٰہی مدد میسر نہیں ہوتی۔" (ٹاسکر)

ii. اُس آدمی کا بیان ایک طرح سے بالکل سچا تھا لیکن ایک طرح سے وہ جھوٹا بھی تھا۔ خُدا واقعی ہی گناہگاروں کی دُعاؤں سے متاثر نہیں ہوتا اور جو لوگ گناہوں سے تایب نہیں ہوتے اور اُس کے خلاف مسلسل بغاوت کرتے رہتے ہیں وہ اُن کی دُعائیں نہیں سنتا۔ لیکن دوسری طرف اپنے رحم میں اور اپنی الٰہی حکمت کے تحت وہ گناہوں سے تایب نہ ہونے والے گناہگاروں کی دُعا بھی سن سکتا ہے۔

iii. پھر بھی اُس شخص کا یہ بیان مسیحی نقطہ نظر سے بالکل درست تھا: "اگر یسوع کوئی دغاباز یا عیار شخص ہوتا تو یہ بالکل ناممکن بات ہوتی کہ خُدا اُس کی دُعا یا بات کو سنتا، یا پھر اُسے ایسی قدرت اور قوت بخشتا جس سے جنم کے اندھے شخص کی آنکھیں تک کھولی جا سکتی تھیں۔" (سپرجن)

د. تُو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا۔ تو ہم کیا سکھاتا ہے؟ یہ مذہبی سردار عام لوگوں سے نفرت کرتے تھے اور اِس آدمی سے تو اب وہ کچھ خاص ہی نفرت کرنا شروع ہو گئے تھے۔ وہ بالخصوص اِس بات کی وجہ سے بھی ناراض تھے کہ اِس ساری گفتگو اور معاملے میں وہ شخص صحیح تھا جبکہ یہودی مذہبی رہنما خود غلط تھے۔

i. "ایک ریاضت کش اور شرمسار کسی بھی شخص سے کوئی بات سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو حلیم بنا لیتا ہے، حتیٰ کہ ایک چھوٹا بچہ بھی اُسکی رہنمائی کرے تو وہ قبول کرتا ہے۔" (ٹراپ)

ہ. اور اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا: اُس شخص کا عبادتخانے سے خارج کیا جانا اگرچہ اُس کے لئے بہت زیادہ مشکلات کا سبب تھا لیکن اُس کے لئے یہ اچھا بھی تھا کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں وہ یسوع سے ملنے والا تھا اور یسوع کے ساتھ اُس کا بہت ہی مضبوط تعلق اُستوار ہونے والا تھا۔

i. "اُس شخص کے خارج کر دیئے جانے کا مطلب یہ تھا کہ اُسے کسی بھی عبادتخانے اور ہیکل کے اندر تمام طرح کے مذہبی حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا۔" (مورگن)

ii. اُن مذہبی رہنماؤں نے اِس شخص کے ساتھ انتہائی نامناسب سلوک کیا۔

- اُنہوں نے اُس کے ساتھ بدسلوکی کی (اُسے بُرا بھلا کہا)
- اُنہوں نے اُس کی بے عزتی کی (تُو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا۔)
- اُنہوں نے اُس شخص کو رد کر دیا۔ (اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا [خارج کر دیا])

iii. "اُن کے اُس جرم کی پیروی کرنے والے بہت سارے عناصر اُن کے ساتھ تھے۔ بہت سارے موقعوں پر جھوٹے مذہبی عقائد نے ریاست کے ساتھ ملک کر آگ اور تلوار کے زور پر اُن لوگوں کی سچائی کو دبانے اور خاموش کروانے کی کوشش کی ہے جن کی سچائی بعد میں اپنے مخالفین کے سارے جھوٹے نظام کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔" (کلارک)

4. (35-38 آیات) پیدائشی طور پر اندھا پیدا ہونے اور شفا پانے والا شخص یسوع پر ایمان لاتا ہے۔

یسوع نے سنا کہ اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا اور جب اُس سے ملا تو کہا کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟ اُس نے جواب میں کہا اَے خُداوند وہ کون ہے کہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں؟ یسوع نے اُس سے کہا تُو نے اُسے دیکھا ہے اور وہ جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔ اُس نے کہا اَے خُداوند مَیں ایمان لاتا ہوں اور اُسے سجدہ کیا۔

اَ. جب اُس سے ملا: جس شخص کو یسوع نے شفا دی تھی اُسے مذہبی سرداروں نے رَد کر دیا تھا۔ اُس کے بعد یسوع اُس شخص سے نہ صرف ملا بلکہ اُسے قبول بھی کیا۔ کسی بھی فرد کی طرف سے رَد کیا جانا بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن خُدا کے پاس ہمارے اِس دکھ کے لئے مسیح کی ذات میں تسلی موجود ہے۔

i. "اگر یسوع اپنے لوگوں کو ڈھونڈ کر اُنہیں قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ جو رَد کرتے ہیں اُن کی ہمیں کیا پرواہ کرنی چاہیے۔" (مورگن)

ii. "وہ جو خُدا کے بیٹے کے رحم اور کرم کو حاصل کر لیتا ہے وہ مذہبی مجالس کے غیض و غضب اور اُنکی تیوڑی کی وجہ سے کبھی بھی نہیں گھبراتا۔" (سپرجن)

ب. کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟ یسوع نے اُس شفا پانے والے شخص سے کہا کہ وہ مکمل طور پر اُس پر ایمان لائے اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ (اَے خُداوند مَیں ایمان لاتا ہوں) جب وہ شفا پانے والا شخص اُن یہودیوں کے سامنے کھڑا تھا جو اُس سے بہت سخت سلوک اور سخت سوالات کر رہے تھے تو اُس نے یسوع مسیح کی ذات کیساتھ اپنی وفاداری سے انکار نہ کیا۔ اور جب یسوع نے اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کیا تو اُسے اُس کے اِسی عمل کا بہت بڑا اجر ملا (تُو نے اُسے دیکھا ہے وہ جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔)

i. یہ سوال "کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟" اصل میں یسوع کے ساتھ وفاداری کے لئے ایک بلاوہ ہے۔ اِس فقرے میں فعل کے ساتھ "تُو" کے لئے استعمال ہونے والا یونانی لفظ su تاکیدی نوعیت کا ہے اور وہ پوچھے گئے سوال کو دوگنا پُرزور بنا دیتا ہے۔ یہ کسی بھی شخص سے مخالفین اور عدم قبولیت کے مدِمقابل کھڑے ہو کر یسوع کے حق میں ذاتی فیصلہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

ii. یسوع کا اِس شخص کے ساتھ سلوک اور اُسکی زندگی میں کام بہت زیادہ مختلف نوعیت کا ہے۔ یسوع نے پہلے اُس کی جسمانی ضرورت کو پورا کیا، پھر اُس نے اُسے چھوڑ دیا تاکہ وہ مذہبی مخالفت اور تکلیفوں کا سامنا کرے، پھر اُس نے اُسے اپنے اوپر ایمان لانے کے لئے بلایا۔ ہمارے لئے یہ یاد رکھنا اچھی بات ہے کہ خُدا مختلف لوگوں کی زندگیوں میں مختلف طریقے سے کام کر سکتا ہے۔

iii. کچھ قدیم نقول میں خُدا کے بیٹے کی جگہ پر ابنِ آدم لکھا ہوا ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات ہی خُدا کی طرف سے بھیجے گئے مسیحا کی طرف اشارہ کرتی ہیں جس پر پورا پورا اعتقاد کرتے ہوئے اُس پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔

ج. اور اُسے سجدہ کیا: اُن مذہبی سرداروں نے اُس آدمی سے کہا کہ "تم ہمارے ساتھ اِس ہیکل اور عبادتخانے میں پرستش نہیں کر سکتے۔" اور یسوع نے اُس سے کہا "مَیں تمہاری پرستش کو قبول کرونگا۔"

i. جب اُس شخص نے یسوع کو سجدہ کیا اور اُسکی پرستش کی تو یسوع نے اُس پرستش کو قبول کیا۔ یہ وہ کام ہے جو پوری بائبل میں نہ تو کوئی انسان کرتا ہے اور نہ ہی کوئی فرشتہ۔ یہ حقیقت کہ یسوع نے اُس شخص کی پرستش کو قبول کیا یہ ثابت کرتا ہے کہ یسوع خُدا تھا اور ہے اور وہ اِس بات کو جانتا تھا کہ وہ خُدا ہے۔

ii. وہ شخص جو پہلے اندھا تھا، یسوع کی ذات کے بارے میں اُس کی آگاہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

- یسوع ایک آدمی ہے۔(یوحنا9باب11 آیت)
- یسوع ایک نبی ہے۔ (یوحنا9باب17 آیت)
- یسوع میرا مالک ہے اور مَیں اُس کا شاگرد ہوں۔(یوحنا9باب27آیت)
- یسوع خُدا کی طرف سے ہے۔ (یوحنا9باب33 آیت)
- یسوع خُدا کا بیٹا ہے۔ (یوحنا9باب35 تا38 آیات)
- یسوع وہ ہے جس پر میرا ایمان ہے۔ (یوحنا9باب38 آیت)
- یسوع وہ ہے جس کی مَیں پرستش کرتا ہوں۔ (یوحنا9باب38 آیت)

5. (39-41 آیات) یسوع اندھے لوگوں اور دیکھنے والوں میں فرق بیان کرتا ہے۔

یسوع نے کہا مَیں دُنیا میں عدالت کے لئے آیا ہوں تا کہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں۔ جو فریسی اُسکے ساتھ تھے اُنہوں نے یہ باتیں سنکر اُس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں؟ یسوع نے اُن سے کہا کہ اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے۔ مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔ پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

اَ. مَیں دُنیا میں عدالت کے لئے آیا ہوں: یوحنا یسوع کے اِن الفاظ کو اپنی انجیل کے ایک بہت اہم عنوان کے طور پر رقم کرتا ہے۔ لوگوں کے درمیان یسوع کی ذات کی وجہ سے اختلاف پایا جاتا تھا، کچھ تو اُسے قبول کرتے تھے مگر کچھ اُسے رد کرتے تھے۔ یہ بھی ایک ذریعہ تھا جو یہ وضاحت کرتا ہے کہ یسوع اِس دُنیا میں عدالت کرنے کو آیا، لوگ اُس کی وجہ سے دو گروہوں میں بٹ گئے تھے۔

i. "اگر اِس طرح سے دیکھا جائے تو یسوع کی ذات ایسے ہی ہے جیسے امریکی براعظم کی سنگلاخ چٹانوں میں دریاؤں کے بیچ کی اونچی زمین ہو، وہ واحد چیز جو راستوں کا تعین کرتی ہے۔ یسوع وہ مرکزی مقام ہے جس کی وجہ سے انسانی کی حتمی منزل کی راہ کا تعین ہوتا ہے۔" (ٹینی)

ii. "جب یسوع یہ کہتا ہے کہ وہ اِس دُنیا میں عدالت کے لئے آیا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو تقسیم کرے گا، اور یہ بھی کہ وہی وہ ذات ہے جس کے وسیلے خُدا دُنیا کی عدالت کرے گا۔" (مورگن)

ب. تا کہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں: وہ لوگ جو اپنے رُوحانی اندھے پن کا اقرار کرتے ہیں وہ یسوع کی ذات کے وسیلے بینائی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن جو دیکھتے ہیں یا دیکھنے کے دعویدار ہیں وہ ایک طرح سے اندھے کئے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جو جھوٹے طور پر رُوحانی بصارت کا اقرار کرتے ہیں وہ نہ دیکھ پائیں گے بلکہ اندھے کئے جائیں گے۔

i. "جو 'نہیں دیکھتے' کا مطلب ہے کہ وہ جو رُوحانی بصارت تو نہیں رکھتے لیکن وہ رُوحانی بصارت کی ضرورت کا احساس رکھتے ہیں۔ اور جو 'دیکھتے ہیں' سے مُراد وہ لوگ ہیں جو غلط طور پر یہ اخذ کر لیتے ہیں کہ اُنہوں نے رُوحانی بصارت کو حاصل کر لیا ہے۔" (ٹاسکر)

ii. جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں: "وہ جو اپنے اندھے پن کا شعور رکھتے ہیں اور اپنی اِس حالت کی وجہ سے پشیمان ہیں وہ رہائی پائیں گے، اور وہ جو اپنے اندھے پن کی حالت کے ساتھ اِس خیال سے مطمئن ہیں کہ وہ اندھے نہیں، اُن کے پاس اگر کچھ روشنی ہے بھی تو جاتی رہے گی۔" (ڈوڈز)

iii. "ہمیں چاہیے کہ ہم اِس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے ہوتے ہوئے انجیل کی تعلیم نہ پانے کی وجہ سے کوئی جہنم میں نہ جائے۔ ہم لوگوں کو آنکھیں تو نہیں دے سکتے لیکن ہم اُنہیں نور ضرور دے سکتے ہیں۔" (سپرجن)

iv. جب یسوع کہتا ہے کہ "وہ جو نہیں دیکھتے" تو وہ اصل میں اُن لوگوں کے لئے نابینے پن کو رُوحانی استعارے کے طور پر استعمال کر رہا ہے جو خُدا کے نور اور سچائی کو نہیں دیکھ سکتے بالخصوص اُس وقت جب یہ یسوع کی ذات میں دُنیا پر عیاں ہوئی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ پورا باب اِس بات کی تصویر کشی کرتا ہے کہ کس طرح یسوع رُوحوں کے اندھے پن کا علاج کرتا ہے۔۔

- ہم سب کے سب اپنی پیدایش ہی سے رُوحانی طور پر اندھے ہیں۔
- یسوع ہمیں اِس اندھے پن سے شفا دینے کے لئے خود پیش قدمی کرتا ہے۔
- یسوع ہماری ذات میں اصلاح کاری کا نہیں بلکہ نئے سرے سے تخلیق کا کام کرتا ہے۔
- اِس سارے عمل میں ہمیں یسوع کے فرمان کی تابعداری کرنے کی ضرورتی ہے اور ہمیں وہی کرنا چاہیے جو یسوع کرنے کو کہتا ہے۔
- یسوع ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہمیں بپتسمے کے ذریعے سے اپنی ذات کو دھونے کی ضرورت ہے۔
- جن لوگوں کے ساتھ ہمارے پرانے روابط ہوتے ہیں ہم اُن کے لئے بھی ایک پر اسرار ذات بن جاتے ہیں اور اُنہیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم وہ انسان نہیں جسے وہ جانتے تھے۔
- جب ہمیں ایذارسانی کا سامنا ہوتا ہے تو ہم یسوع کے ساتھ اپنی وفاداری کا اظہار بڑی بہادری کے ساتھ کرتے ہیں اور دوسروں کو حیران وپریشان کرتے ہوئے اپنی زندگی میں یسوع کے حیرت انگیز کام کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
- ہم یسوع کی ذات کے حوالے سے تھوڑے علم سے آہستہ آہستہ زیادہ علم اور آگہی پاتے ہیں اور اِس وجہ سے ہم اُس کی پرستش اور شکر گزاری میں بھی بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔
- ہم اُس پیدایشی اندھے کا نام کبھی بھی نہیں جانتے، یہاں پر یسوع کی اپنی ذات اہم ہے، ایک سچا شاگرد گمنام رہنا پسند کرتا ہے بالخصوص اُس وقت جب اُس کا خُداوند سارا اجلال حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

ج. کیا ہم بھی اندھے ہیں؟ فریسی یسوع کی باتوں سے لال پیلے ہوئے جا رہے تھے، وہ اپنی رُوحانی بصارت کے حوالے سے بہت زیادہ پر اعتماد تھے– حالانکہ اُن کی رُوحانی بصارت اصل میں اندھا پن تھا کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے یسوع کو نہیں دیکھ پا رہے تھے جبکہ وہ اُن کے سامنے اور درمیان میں تھا۔

i. "مَیں یہاں پر اپنی ہی ذات کی ایک سادہ سی مثال دینا چاہتا ہوں: اپنی جوانی کے دنوں میں مَیں عینک پہننے میں کوئی زیادہ خوشی محسوس نہیں کرتا تھا کیونکہ مجھے عینک پہنے بغیر بھی سب کچھ بالکل واضح نظر آتا تھا۔ اور اِس کی ایک اور وجہ یہ تھی کہ مَیں بوڑھا نہیں لگنا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی مَیں عینک لگائے بغیر بالکل بھی پڑھ نہیں سکتا، لہٰذا مَیں کسی بھی لمحے بغیر کسی بھی ہچکچاہٹ کے اُنہیں پہن لیتا ہوں اور اب مَیں اس بات کی

بالکل کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مجھے جوان سمجھ رہا ہے یا پھر بوڑھا۔ پس جس وہ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو مکمل گناہگار سمجھتا ہے اور اپنے گناہ پر ملامت محسوس کرتا ہے اُس وقت اُسے خُدا کی ذات پر انحصار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔" (سپر جن)

د. اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے: اگر وہ فریسی اپنے رُوحانی اندھے پن کا اقرار کرتے تو اُنہیں معاف کیا جا سکتا تھا اور وہ آزاد ہو سکتے تھے، لیکن کیونکہ وہ یہ کہتے تھے کہ وہ دیکھ سکتے ہیں اِس لئے اُن کا گناہ قائم رہتا ہے۔

i. اُس شخص میں جو اندھا ہے اور اپنے اندھے پن کو جانتا ہے اور اُس شخص میں جس نے خود ہی اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے بہت زیادہ فرق ہے۔

ii. "دھوکہ کھائے ہوئے ہونے کی وجہ سے نور کے ہوتے ہوئے بھی اپنی آنکھیں بند کر لینا ایک انتہائی مایوس کن حالت ہے۔ نور تو موجود ہے لیکن اگر لوگ اُس سے مستفید ہونے سے انکار کر دیتے ہیں اور بہت بُرے طریقے سے اُسے رد کر دیتے ہیں تو پھر وہ نور کو کیونکر حاصل کر سکتے ہیں؟ جیسا کہ یسوع نے کہا ہے اُن کا گناہ قائم رہتا ہے۔" (بروس)